بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین............

اداریہ!

شعبان وہ مبارک مہینہ ہے کہ اس کی مخصوص عبادات میں بعض اہم معاملات کا تداخل ہے اس میں ایک رات ہے بڑی برکت والی ، جس کی فضیلت بعض احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہے...... یہاں تک کہ آیت مبارکہ فیہا یفرق کل امر حکیم .... کی تفسیر میں اکثر مفسرین کرام نے اس آیت کا تعلق شب شعبان (شب برات) سے قائم کیا ہے.....اور اس کی تفسیر میں جو روایات انہوں نے ذکر کی ہیں ان میں سے دو کا تذکرہ ہم یہاں کرنا ضروری خیال کرتے ہیں......

پہلی روایت ہے سنن ابن ماجہ کی جسے تفسیر روح المعانی نے بیہقی کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے.....روایت کے الفاظ یوں ہیں: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلہا وصوموا نہارہا فان اللہ تعالی ینزل فیہا لغروب الشمس الی سماء الدنیا فیقول الا مستغفر اغفرلہ الا مسترزق فارزقہ الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر.......... یعنی ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی درمیانی (پندرھویں) رات ہوتی ہے تو رات کو جاگا کرو اور اسکے (اگلے) دن روزہ رکھو.....جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس وقت سے اللہ تعالی اپنی شان کے مطابق آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تا کہ میں اس کو بخش دوں ...... ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تا کہ میں اس کو رزق دوں ، ہے کوئی مصیبت زدہ تا کہ میں اس کو اس سے نجات دوں...... یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے......

دوسری روایت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک رات میں نے حضور ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں حضور کی تلاش میں نکلی ، میں نے حضور کو جنت البقیع میں پایا کہ آپ آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے تھے ، مجھے

☆ بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆

دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا ان اللہ تعالی ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب .... یعنی شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ تعالی آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار کے برابر لوگوں کے گناہ بخش دیتا ہے ....اور یہ روایت سنن الترمذی کی ہے ......

ان دونوں روایتوں اور بعض دیگر روایات سے شب قدر یا شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اس شب حضور بقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور وہاں طویل دعاء میں مشغول رہے ...... شب برات میں قبرستان (جنت البقیع) میں حضور کا تشریف لے جانا اور وہاں سر آسمان کی طرف بلند کر کے طویل دعاء فرمانا ......اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض اہل اسلام نے اسے اپنا معمول بنالیا ہے کہ اس شب کو قبرستان جاتے ہیں اور اپنے انتقال کر جانے والے اعزہ واقرباء کے لئے دعاء کرتے ہیں ....

سنن بیہقی کی ایک روایت میں اس کی قدرے تفصیل ہے کہ حضور ﷺ بقیع سے واپس گھر تشریف لائے اور پھر اپنے اہل خانہ سے شب بیداری (عبادت) کی اجازت سے آپ نے طویل سجدوں کے ساتھ نوافل ادا کیے ......

ان احادیث مبارکہ سے شب برات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے لیکن ان بعض اعمال کی کوئی دلیل نہیں ملتی جو ہمارے بعض علاقوں میں رواج پا گئے ہیں ......جیسے گھروں پر چراغاں کرنا، آتش بازی کرنا اور حلوہ مخصوصہ وملینہ ومخلوطہ بالسمن البلدی الخالص تیار کر کے شب برات منانا ......وغیرہ

بعض اہل اسلام کے اس شب میں جو معمولات بن گئے ہیں ان میں قبرستان جانا ایک لازمی امر ہے اور وہاں جا کر اگر بتیاں اور موم بتیاں قبروں پر روشن کرنا ایک اضافی فعل ہے ......اسی طرح بعض روایات اس موقع پر طبع کرا کے چھوٹے بڑے پمفلٹس کی صورت میں تقسیم کی جاتی ہیں جو کہ یا تو موضوع ہیں اور یا ضعیف ....معزز علماء کرام، ائمہ وخطباء

☆ بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆